سوال

(528)جھوٹے قصے کہانیاں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں اکثر جرائد ورسائل میں جھوٹے قصے کہانیاں ، افسانے ، ناول اور سنسنی خیز لٹریچر شائع ہوتا ہے ، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوٹے قصے اور کہانیاں شائع کرنا دل بہلاوے کے طور پر پڑھنا شرعاً درست نہیں ۔ دور جاہلیت میں لوگوں کی قرآن کریم سے توجہ ہٹانے کے لئے یہی حربہ استعمال کیا گیا تھا بلکہ ایک ازلی بد بخت نضر بن حارث کا یہی کاربار تھا کہ وہ مکہ سے عراق اور فارس وغیرہ جاتا ، وہاں سے شاہانِ عجم کے قصے اور رستم واسفندیار کی کہانیاں لا کر قصہ گوئی کی محفلیں جماتا تاکہ لوگوں کی توجہ قرآن کریم سے ہٹ جائے اور وہ اس قسم کی کہانیوں میں مصروف ہو جائیں تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں : وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۱ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۱ ۥ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ [1]

’’ اور انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ، ایسے لوگوں کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔ ‘‘

’’لہوالحدیث ‘‘ سے مراد ہر وہ بات ہے جو آدمی کو اپنے اندر مشغول کر کے ہر دوسری چیز سے غافل کر دے ، قرآن کریم نے اس قسم کی اشیاء کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ۔ لہٰذا ہمیں اس قسم کے لٹریچر سے اجتناب کرنا چاہیے جو محض جھوٹ پر مبنی ہو اور اس میں رنگینی پیدا کرنے کے لئے خلافِ حقیقت واقعات پر مشتمل ہو۔ ہمارے ہاں بیشتر قسم کے ڈائجسٹ اور رسالے اس قسم کے لٹریچر پر مشتمل ہوتے ہیں ، نیز ان سے بے راہ روی کا درس ملتا ہے جس سے انسان کی عاقبت خراب ہونے کا اندیشہ ہے ۔

---

[1] لقمان : ٦۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:459

محدث فتویٰ